بائیسویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا بشو پور نام نگر ، وہاں کا بدگدھ نام راجا ، اُس کے نگر میں نارائن نام براہمن تھا ۔ وہ ایک دن اپنے من میں چنتا کرنے لگا ، کہ میرا شریر پردھ[2] ہوا ، اور میں دوسرے کی کایا میں پیٹھنے کی بدیا جانتا ہوں ، اس سے بہتر یہ ہے کہ اس پرانی دیہ کو چھوڑ اور کسو جوان کے شریر میں جا کے بھوگ کروں ۔

جب وہ یہ اپنے جی میں بچار کر چکا ، اور ایک ترن سریر میں پیٹھنے لگا ، تو پہلے رویا اور پیچھے ہنسا ، پھر اس میں پیٹھ کے اپنے گھر میں آیا ۔ لیکن اس کے سارے کٹمب کے لوگ اس کے کرتب سے واقف تھے ، پھر ان کے آگے کہنے لگا ، کہ میں اب جوگی ہوا ۔ اتنا کہہ کے پڑھنے لگا ، آسا کے سروور کو تپسیا کے تیج سے سکھا ، تس میں من کو رکھ اندریوں کو ستھل کرے سو جوگی چتر کہاوے ۔

اور یہ گتی سنسار کے لوگوں کی ہے کہ انگ گلے ، منڈ ہلے ، دانت گریں ، بوڑھے ہو ، لاٹھی لے ، پھریں تو بھی ترشنا نہیں مٹتی ، اور اسی طرح سے کال چلا جاتا ہے ، دن

۱ - نرائن برھمن کی کہانی جس نے اپنے علم کے ذریعے اپنے آپ کو ایک نوجوان جسم میں بدل دیا ،، ، یہ عنوان بار کر کے نسخے میں ہے ۔

۲- بوڑھا

ہوا ، رات ہوئی ، برس ہوا ، مہینہ ہوا ، بالک ہوا ، بوڑھا ہوا ، اور کچھ نہیں معلوم کہ میں کون ہوں ، اور لوگ کون ہیں ، اور کون کس لیے کسو کا سوگ کرتا ہے ، ایک آتا ہے ایک جاتا ہے ، اور انت کال سب جی جانے والے ہیں ، ان میں سے ایک نہ رہے گا ۔

انیک انیک انگ ہیں ، اور انیک انیک منہ ہیں ، اور انیک انیک موہ ہیں ، بھانتی بھانتی کے پاشنڈ[1] برھما نے رچے ہیں ، پر بدھیوان ان سے بچ ، آسا اور ترشنا کو مار ، سر منڈا ، ہاتھ میں دنڈ کمنڈل لے ، کام کرودھ کو مار ، جوگی ہو ، ننگے پاؤں تیرتھ تیرتھ ڈولتے پھرتے ہیں ، سو موکش پدارتھ پاتے ہیں ۔ اور یہ سنسار سپنے کی طرح ہے ، اس میں کس کی خوشی کیجیے ، اور کس کا غم ۔ اور کیلے کے گابھے[2] کی طرح سنسار ہے ، اس میں سار کچھ نہیں ، اور دھن جوون بدیا کا جو گرو[3] کرتے ہیں ، سو اگیان ہیں ۔ اور جو جوگی ہو کمنڈل ہاتھ میں لے بار بار بھیک مانگ ، دودھ گھی چینی سے اپنے شریر کو پشٹ کر ، کاماتر[4] ہو ، ستری سے بھوگ کرتے ہیں ، سو اپنا جوگ کھاتے ہیں اتنا پڑھ کر وہ بولا کہ اب میں تیرتھ یاترا کروں گا ۔ یہ بات سن ، اس کے کٹمب کے لوگ بہت خوش ہوئے ۔

اتنی کہانی کہہ بیتال بولا اے راجا ! کس کارن وہ

۱- چرتر

۲- پتے

۳- غرور

۴- پر شہوت

روُیا اور کس کارن وہ ھنسا ؟ تب راجا نے کہا کہ بالک پن کا ماں کا پیار ، اور جوانی کا سکھ یاد کر ، اور اتنے دنوں اس دیہ کے رھنے کے موہ سے رویا ، اور اپنی بدیا سدھی کرکے نئی کایا میں پیٹھ کے خوشی سے ھنسا ۔ یہ بات سن بیتال اسی پیڑ پر جا لٹکا ، پھر راجا اسی طرح سے باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔

تئیسویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا ! دھرم پور نام نگر ، وھاں کا دھرمج نام راجا ، اس کے شہر میں گوبند نام براھمن ، چاروں بید چھھوں شاستر کا جاننے والا تھا ، اور اپنے دھرم کرم سے ساؤدھان[2] ۔ اور ھری دت ، سوم دت ، یگیہ دت ، برھم دت اس کے چار بیٹے تھے ، بڑے پنڈت بڑے چتر اور اپنے باپ کی آگیا میں سدا رھتے تھے ۔ کتنے ایک دن پیچھے بڑا بیٹا اس کا مر گیا ، اور وہ بھی اس کے دکھ سے مرنے لگا ۔ تس سمے وھاں کے راجا کا پروھت بشنوشرما آن اسے سمجھانے لگا ، کہ یہ منش جس سمے ماں کے گربھ میں آتا ھے ، پہلے وھیں دکھ پاتا ھے ۔ دوسرے جوانی میں کام کے بس ھو پریتم کے بیوگ سے ایذا سہتا ھے ۔ تیسرے بوڑھا ھو اپنے شریر کے نربل ھونے سے اذیت میں پڑتا ھے ۔

غرض سنسار میں جنم لینے سے دکھ بہت ھوتے ھیں اور سکھ تھوڑا ۔ کیونکہ یہ سنسار دکھ کا مول ھے ، اگر کوئی درخت کی پھننگ[3] پر جا چڑھے ، یا پہاڑ کی چوٹی پر جا بیٹھے ، یا پانی میں چھپ رھے ، یا لوھے کے پنجرے میں

۱۔ بارکر : برھمن گوبند اور اس کے چار لڑکوں کی اس کہانی کو Buitenen نے The three Fatidious, Brahmins کا عنوان دیا ھے ۔

۲۔ متوجہ

۳۔ چوٹی